السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیالفظ،''فی سبیل اللہ' جہاد ہی کے ساتھ خاص ہے خیر کے کام کوشامل ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولا حول ولا قوة الا باللہ۔

یہ کلمہ قرآن وسنت میں بھلائی کے تمام کاموں کے لیے وارد ہوا ہے بشرطیکہ کہ کوئی قرینہ اسے کسی خاص جگہ یا شخص کے ساتھ خاص ہو .

نہ کر رہا ہو جس کے دلائل متعدد ہیں ، بعض ہم ذکر کرتے ہیں ۔

اول : عبادہ بن رافع سے روایت ہے کہتے ہیں میں جمعہ کے لیے جا رہا تھا راستے میں ابو عبس ملے تو انہوں نے کہا ، میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہتے ہوئے سنا ، ''جس کے قدم اللہ کی راہ میں گرد آلود ہوں تو انہیں اللہ تعالی آگ پر حرام کردیتے ہیں'' ۔

(بخاری باب المشی ابی الجمعہ(1 124

دوم : وہ حدیث جسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں ، اسی طرح منذری کی ترغیب(2 524)میں کعب بن عجرہ سے مروی ہے ، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک شخص گزرا صحابہ نے اس کی قوت اور چابکدستی کو دیکھ کر کہا ، ''اگر یہ اللہ کی راہ میں ہوتا تو اچھا ہوتا ، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

اگر بوڑھے والدین کے لیے نکلا ہے تو فی سبیل اللہ ہے اور اگر اپنی عفت کے لیے ہے تو فی سبیل اللہ ہے اور اگر ریاء کے لیے نکلا ہے تو فی سبیل الشیطان ہے))۔))

سوم : ام معقل رضی اللہ عنھا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ حجتہ الوداع کے لیے نکلے ، ہمارا اونٹ تھا وہ ابو معقل نے اللہ کی واہ میں دے دیا تھا ، کہتے ہیں : ہمیں بیماری سے واسطہ پڑا اور ابو معقل فوت گئے ، کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حج سے واپس لوٹے تو فرمانے لگے اے ام معقل تو ہمارے ساتھ کیوں نہیں گئی کہنے لگی : اے اللہ کے رسول (ﷺ) ہم تیاری کر رہے تھے ابو معقل فوت ہو گئے اور ہمارہ جو اونٹ تھا جس پر ہم نے حج کے لیے جانا تھا ابو معقل نے اللہ کی راہ میں دے دینے کی وصیت کر دی تھی ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ((اس پر کیوں نہیں نکلی ، حج فی سبیل اللہ تو ہی ہے ۔ جب تجھ سے حج فوت ہو گیا تو رمضان میں عمرہ کرلینا ، وہ حج کی طرح ہی ہے))، ابوداوَد(1 279)ترمذی ، نسائی ، ابن خزیمہ اسی طرح ترغیب(2 182-183

ابن الأثیر کہتے ہیں شبیل االلہ عام ہے اللہ کے تقرب کے ہر عمل پر بولا جاتا ہے جیسے فرائض و نوافل کی ادائیگی اور مختلف انواع کے تطوعات اور جب مطلق بولا جائے تو اکثر جہاد مراد ہے اور کثرت استعمال کی وجہ گویا کہ وہ اسی کے لیے مقصود ہو کر رہ گیا ہے ۔

(ھیئۃ کبار العلماء(1 59-98)میں ہے اعل علم کے اقوال ہیں رجوع کریں نووی شرح مسلم(1 330

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص157

محدث فتویٰ